روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۳۹-۷۴ | ہفتہ ۲۲ رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ ۲۹ شہادت ۱۳۶۸ہش ۲۹ اپریل ۱۹۸۹ء | ۹۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## اخبار احمدیہ

پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں لندن سے آمدہ اطلاع کے مطابق حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب کرام خصوصی توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے بے انتہا فضلوں اور رحمتوں سے نوازتے ہوئے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور کامیابی و کامرانی سے حضور کا ہر دینی منصوبہ مکمل فرمائے۔

محترم قریشی محمد اسد اللہ صاحب کاشمیری مربی سلسلہ کی اہلیہ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔ حالت تسلی بخش نہیں ہے۔ احباب سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سید عبدالحی
ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف

# دنیا بھر میں جشن تشکر کی تقریبات توقع سے بہت بڑھ کر کامیاب ہوئیں

## نئی صدی کے لئے نئے عزم اور نئی دعاؤں سے منصوبے بنائیں

## پورا سال ہم نے ان جشنوں کے منانے کا مقرر کیا ہے

## اس ایک سال کے اندر اتنا کام کرنا ہے کہ جو گزشتہ سو سال میں نہیں کیا گیا

### سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ بیت الفضل لندن بتاریخ ۲۱ اپریل ۱۹۸۹ء کا خلاصہ

حضور نے فرمایا صد سالہ جشن تشکر کی جو رپورٹیں دنیا کے مختلف ممالک سے موصول ہو رہی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت کی توقعات سے بہت بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے جماعتی تقریبات کو اپنے فضل سے نوازا۔ اگرچہ یہ رپورٹیں ابھی دنیا کے تقریباً ۱/۲ ممالک سے ملی ہیں۔ لیکن تمام رپورٹوں میں بلا استثناء اس حیرت کا اظہار کیا گیا ہے کہ ہمارے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان تقریبات کو اتنی مقبولیت عطا ہو گی اور اس کثرت کے ساتھ جماعت احمدیہ کا پیغام ملک ملک کے کونے کونے میں پہنچ جائے گا۔ ان کی رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ریڈیو جو پہلے معاندانہ پراپیگنڈا میں خاص طور پر آگے اور نمایاں تھے انہوں نے اچانک اپنا رویہ تبدیل کیا اور خود ہم تک پہنچ کر صد سالہ جوبلی کا پیغام اور جماعت احمدیہ کے متعلق دوسری معلومات لے کر اسے کثرت کے ساتھ نشر کرنا شروع کیا اور جہاں ٹیلی ویژن تھا وہاں خلاف توقع ٹیلی ویژن والوں نے کثرت کے ساتھ جماعت کے پروگرام نشر کئے اور پھر ایک ٹیلی ویژن سے دوسرے ٹیلی ویژن نے ان کو پکڑا اور آگے پہنچایا۔

ہندوستان کے متعلق اہل قادیان کے خدشے یہ تھے کہ ہم درخواست تو کر رہے ہیں لیکن ہمیں یہ توقع نہیں کہ ہم سے بھرپور تعاون ہو گا۔ اس لئے ہمیں اجازت دی جائے کہ بعض ٹیلیویژن اور ریڈیو اشتہار کے طور پر ہمارا ذکر کر دیں۔ مَیں نے ان سے کہا کہ ایک پیسہ بھی اشتہار پہ خرچ نہیں کرنا۔ لیکن جو واقعہ گزرا ہے وہ حیرت انگیز ہے۔ ہندوستان کے کونے کونے سے یہی خبریں مل رہی ہیں کہ ٹیلیویژن سٹیشنوں والے خود پہنچے اور اتنی تشہیر کی کہ بار بار حضرت بانیٔ سلسلہ کی پوری تصویر دکھائی گئی اور ایسے اچھے انداز میں ذکر ہوا کہ ساری زندگی وہم وگمان میں نہیں تھا کہ اتنی عظیم روحانی مسرتیں ہمیں حاصل ہوں گی اور پھر ایک ٹیلیویژن نے دوسرے ٹیلیویژن کو یہ فلمیں بھجوائیں۔ انہوں نے اُن کو دکھایا۔ پھر نیشنل ٹیلیویژن نے اُن نظاروں کو دکھایا اور سارے ملک میں اس کا چرچا ہوا۔ بمبئی میں تو مسلسل تین دن تک ٹیلیویژن پر حضرت بانیٔ سلسلہ کی تصویر۔ میرا پیغام اور تصویر۔ جماعت کے تذکرے بحوالہ بنی نوع انسان کی خدمت مقاصد۔ عظیم قربانیاں اور جماعت کے عقائد کا باقیوں سے فرق وغیرہ۔ یہ تمام باتیں بار بار دھرائی گئیں۔

افریقہ کے بعض ایسے ممالک جہاں سوائے ہماری دشمنی کے کوئی اور پراپیگنڈا کرنے کی اجازت نہیں، اچانک وہاں کا یا پلٹ گئی اور ریڈیو اور اخبارات نے بہت نمایاں طور پہ جماعت کی خبریں نشر کرنا شروع کر دیں۔

حضور نے فرمایا یہ رپورٹیں بتا رہی ہیں کہ ساری دنیا میں جو تحریک چلی ہے یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجے میں ہے۔ جماعت کی کوششوں کا اگر کوئی دخل ہے تو صرف اتنا کہ جماعت دردمندانہ دعائیں کرتی رہی ہے۔ پس تدابیر کو حدِ امکان تک آگے بڑھانا ہمارا فرض ہے۔ لیکن تدبیروں میں سب سے اعلیٰ تدبیر دعا ہے۔ جس کا براہ راست تقدیر الٰہی سے گہرا تعلق ہے۔ اسی لئے حضرت بانی سلسلہ نے ہمیشہ جماعت کو یہی نصیحت کی کہ تمام تدابیر میں دعا کی تدبیر کو سب سے زیادہ اہمیت دو۔ اور دین کی عظیم الشان ترقی کا یہی تجزیہ ہمیشہ فرمایا کہ یہ ایک فانی فی اللہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے اسلام کے عظیم الشان غلبہ کا معجزہ دکھایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس آج ہم اپنی آنکھوں کے سامنے خدا کے فضلوں اور رحمتوں کے جو غیر معمولی نظارے دیکھ رہے ہیں یہ دعاؤں کی قبولیت کا نشان ہوا کرتے ہیں۔ پس کبھی اس بنیاد سے ٹلنا نہیں کہ ہمارا سب سے بڑا ہتھیار دعا ہے۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اہل پاکستان دوست اور دشمن سبھی کو مخاطب کر کے فرمایا کہ دنیاوی تدابیر سے تم ہماری دنیاوی تدابیر کی شکست کے خواب تو دیکھ سکتے ہو لیکن وہ بھی پورے نہیں ہونگے کیونکہ صاحب ایمان کی فراست کی تدابیر تمہاری تدابیر پر غالب آنے کے لئے مقدر کی گئی ہیں۔ اپنی تدابیر کے ذریعے تم خدا کی تقدیر کو کیسے ناکام کر سکتے ہو۔ زیادہ سے زیادہ جو تیر تم نے مارا وہ اہل ربوہ کی خوشیاں نوچنے کی کوشش ہے اور تمہارے دل گواہ ہیں کہ تم اس میں ناکام رہے ہو۔ جو آگ ننکانہ اور دوسری جگہوں پر برسی ہے وہ آگ گواہ ہے کہ خدا کی قسم تم ناکام کر دیئے گئے ہو۔ اور اہل ربوہ کو میں یہ کہتا ہوں کہ جب تم یہ نظارے دیکھو گے جو تمام دنیا سے اکٹھے ہو کر تمہارے لئے پیش کئے جائیں گے۔ تو وہ تھوڑا سا غم جو تمہارے دل کو لگا تھا تم اس کو بھی بھلا دو گے۔ اور خدا کے حضور شکرانے کے آنسو بہاؤ گے۔

حضور نے فرمایا ان کی تفاصیل بتانے کا وقت نہیں لیکن میں ایک اور چھوٹی سی جھلکی آپ کو دکھاتا ہوں۔ کینیڈا میں جو مرکزی تقریب جشن تشکر کے سلسلہ میں ہوئی وہاں ایک تو ملک کے وزیر اعظم کے پیغامات سنائے گئے، بڑے بڑے لوگ حاضر ہوئے اور بڑی فراخدلی سے جماعت کی عظمتوں کا اقرار کیا۔ لیکن سب سے زیادہ جذبات میں ہیجان پیدا کرنے

(باقی ص ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: مسعود احمد: پرنٹر: قاضی منیر احمد: مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ - قیمت ایک روپیہ بچاس پیسے

۲۹ر شہادت ۱۳۶۸ھش ۲۹ر اپریل ۱۹۸۹ء

# ہمارا دین - ہمارا ایمان

دنیا کی کسی پارلیمنٹ کا قانون یا کسی آمر کا جاری کردہ کوئی آرڈیننس ظاہر پر تو اثر انداز ہو سکتا ہے - خیالات کو چھو تک نہیں سکتا اور دلوں کی کیفیت کو بدل نہیں سکتا - یہ تو ممکن ہے کہ یہ کہہ دیا جائے کہ منہ سے یہ لفظ نہ نکالا جائے لیکن یہ کہہ کر منوا لینا تو امر محال ہے کہ دل میں یہ خیال بھی نہ لاؤ - دل میں خدا تعالےٰ کی حمد کا جذبہ پیدا ہو تو اس کے اظہار پر تو اپنے آپ کو "قادر مطلق" سمجھنے والا انسان - یا انسانوں کا گروہ - پابندی لگا سکتا ہے لیکن دل میں حمد کرنے کو تو کسی طرح روکا نہیں جا سکتا - ہم کیا سوچتے ہیں اور کیا مانتے ہیں اس سے ہمیں کوئی الگ نہیں کر سکتا - ہم وہی کچھ سوچتے رہیں گے اور وہی کچھ مانتے رہیں گے - انسانی ہاتھ جو چاہے اس کی سزا دے - خدا تعالےٰ کے ہاں اس کی مقبولیت میں فرق نہیں آ سکتا۔

ننکانہ صاحب اور چک نمبر ۵۶۳ میں - اور بعض دیگر مقامات پر بھی - یہ کوشش کی گئی ہے کہ احمدیہ جماعت کے افراد کو ڈرا دھمکا کر ان کا سامان لوٹ کر اور جلا کر - ان کے گھروں کو تباہ و برباد کر کے اور ان کے گھروں کے در و دیوار کو نذر آتش کر کے انہیں جس راہ پر وہ چل رہے ہیں اس سے ہٹایا جائے - اور ان کے دل سے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا عملی تصور اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور بے پناہ اطاعت کے جذبے کو سرد کر دیا جائے - لیکن یہ کسی صورت میں بھی ممکن نہیں ہے - حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس واقعہ سے متاثر ہو کر فرمایا ہے کہ دنیا کی کوئی آگ احمدی کے دل کو نہیں جلا سکتی اور کہ ان لوگوں کی حرکتوں سے ہم دین حق کا پیغام ساری دنیا میں پہنچانے سے رک نہیں سکتے -

ننکانہ صاحب کی جماعت مبارکباد کی مستحق ہے کہ حضور نے فرمایا ہے کہ اس جماعت نے ان حالات میں اور ایسی فضا میں جماعت کا سر بلند رکھا ہے - اور دشمن کی کوشش کو کلیۃً رد کر دیا ہے - نیز حضور نے فرمایا کہ اگر یہ سودا ہے کہ ہم تمہاری تکلیفوں سے بچنے کے لئے اپنے ایمان کو چھوڑ دیں تو پھر ہمارا جواب یہ ہے کہ جو تکلیفیں تمہارے تصور میں آتی ہیں دیتے چلے جاؤ لیکن خدا کی قسم ہم اپنے خدا اور اس نور کو نہیں چھوڑیں گے جو خدا نے ہمارے لئے نازل فرمایا ہے -

حضور انور کے یہ الفاظ جماعت کے لئے ہدیۂ تبریک بھی ہیں اور تلقین عمل بھی - اللہ تعالیٰ ہمیں قربانیوں میں پیش پیش رہنے کی توفیق دے اور ان کے ثمرات سے متمتع فرمائے

جو دُھول سے اٹے ہیں انہیں جان جایئے
یہ غازۂ سفر ہے اسے مان جایئے
کس طرح دل کا رابطہ ہوتا ہے دل کے ساتھ
یہ معجزہ ہے اور اسے پہچان جایئے

ــــ ابوالاقبال

سب کوشش بے سود
سب رستے مسدود

خواہش، خواب، خیال،
کاوش، نام، نمود

جو تھا، ہے، ہوگا
وقت وہی محدود

دل کہتا ہے دیکھ،
آنکھ کہے مفقود،

دل کہتا ہے سُن
کان کہے بے سود

دل کہتا ہے بول،
مہر بلب مقصود

ٹکڑے ٹکڑے ہوں
میرا نہیں وجود

کون گواہی دے
شاہد سب مشہود

کون کرے سجدہ
سب ساجد مسجود

تم ہی پاس نہیں
تم ہی ہو موجود،

غالب احمد

## عطیہ برائے گندم

گذشتہ کئی سالوں سے مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے - ان مستحقین کی تعداد کافی ہے - اس کارِ خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں - لہذا ہمدرد مخلصین جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ اس کارِ خیر میں فراخدلی سے حصہ لیں -

جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ ۴۵۵۰/۳-۱۳۴ معرفت افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں -

(صدر کمیٹی امداد گندم مستحقین دارالضیافت - ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اگر ہم اسلامی روایات نہیں اپنا سکتے تو کم از کم

# مرزائیوں (احمدیوں) کو وہ حقوق تو دیں جو آئین نے فراہم کئے ہیں"

برکت علی غیور

# "انتظامیہ کو پوری طرح علم تھا کہ کیا ہونے والا ہے"

نواز احمد چوہدری

# "بلوائیوں نے قرآن پاک کے متعدد نسخے جلا ڈالے"

ملک کمال دین ڈوگر

# "میں ڈرتا ہوں کہ کہیں خدا تعالیٰ ہمارے شہر پر کوئی عذاب نہ نازل کر دے"

میاں محمد رمضان نظامی

## بار ایسوسی ایشن ننکانہ کے ہنگامی اجلاس میں ننکانہ کے احمدیوں پر ہونے والے ظلم و ستم پر انصاف پسند وکلاء کی تقاریر

## سیکرٹری صاحب بار ایسوسی ایشن ننکانہ کی مرتب کردہ رپورٹ

### کاروائی ہنگامی اجلاس

منعقدہ مؤرخہ ۱۵ اپریل ۱۹۸۹ء بروز ہفتہ بوقت ۳۰-۱۱ بجے دوپہر زیر صدارت جناب محمد امین بھٹی ایڈووکیٹ صدر بار ایسوسی ایشن ننکانہ صاحب۔

### کاروائی کا آغاز

اجلاس کی کاروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ چوہدری احمد یار ڈوگر ایڈووکیٹ نے تلاوت کلام پاک فرمائی۔

### اجلاس کی غرض و غایت

صدر بار جناب محمد امین بھٹی صاحب نے اجلاس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے بتایا۔ کہ ۱۲ اپریل کو ننکانہ صاحب شہر میں ایک انتہائی افسوسناک واقعہ رونما ہوا ہے جس کے دوران شہر میں تقریباً ۱۵۔ قادیانیوں کے گھروں کا سامان مکمل طور پر تباہ کر دیا۔ اس کو آگ لگانے کے علاوہ گھروں کو بھی آگ لگا دی گئی۔ یہ واقعہ انتہائی شرمناک اور انسانیت سوز ہے جس کے دوران ہماری بار کے دو معزز ارکان مرزا الطاف الرحمن صاحب اور ملک سلیم لطیف صاحب کے گھروں کا سامان۔ ان کی لائبریریاں اور عدالتی بریف جلا ڈالے گئے۔ یا مکمل طور پر برباد کر دیئے گئے۔ اس موقعہ پر ننکانہ صاحب کی انتظامیہ نے جس مجرمانہ غفلت اور شر پسند عناصر کو اکسانے کے لئے جو کردار ادا کیا۔ اس کا تذکرہ شہر میں بچے بچے کی زبان پر ہے۔ یہ واقعہ ایسا سنگین ہے۔ کہ اجلاس بلانے کے لئے میں نے کسی FORMAL ریکوزیشن کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ اس معاملہ پر میں معزز اراکین بار کو اپنے خیالات کے اظہار کی دعوت دیتا ہوں۔ سب سے پہلے میں بار کے دونوں معزز اراکین جن کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا ہے۔ کو اظہار خیال کی دعوت دیتا ہوں۔

### وکلاء صاحبان کا اظہارِ خیال

**(۱) ملک سلیم لطیف ایڈووکیٹ نائب صدر بار**

نے بتایا کہ انہوں نے وقوعہ سے ایک روز قبل مقامی انتظامیہ کو مرزا الطاف الرحمن ایڈووکیٹ اور سید محمد نواز شاہ ایڈووکیٹ کے ہمراہ جا کر اطلاع دینے کی کوشش کی۔ رات ... ۹ بجے کے قریب چوہدری غلام سرور صاحب A C ننکانہ کے گھر اور کلب جا کر ملاقات کی کوشش کی۔ لیکن ملاقات نہ ہو سکی۔ بلکہ اسسٹنٹ کمشنر نے بذریعہ چوکیدار ہمیں یہ پیغام بھیجا کہ آپ صبح مجھ سے مل لیں۔ انہوں نے بتایا کہ صبح میں نے ٹیلی فون کر کے A C صاحب کو صورتحال سے آگاہ کیا۔ کہ رات مساجد کے لاؤڈ سپیکروں کے ذریعے شہر میں ہڑتال اور احتجاجی جلوس کے لئے جس انداز میں اپیلیں کی گئی ہیں ان کے پیشِ نظر ہماری جانیں اور مال محفوظ نہیں۔ جواباً اسسٹنٹ کمشنر صاحب نے کہا کہ فکر نہ کریں ہم نے آپ لوگوں کی حفاظت کے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ مظاہرین ہماری گلی میں گھس آئے۔ انہوں نے ہماری عبادت گاہ کو توڑ پھوڑ کر اور گرا کر تہس نہس کر دیا اور ہمارا مذہبی لٹریچر جس میں قرآن مجید۔ تفاسیر اور دوسری کتب تھیں اُسے سڑک پر رکھ کر آگ لگا دی۔ پھر ہماری گلی میں دیگر دو قادیانیوں کے گھروں کا سامان توڑ پھوڑ کے بعد جلا ڈالا۔ پھر میرے مکان پر حملہ ہوا میرے دروازے توڑ کر مظاہرین اندر گھس آئے۔ اور انہوں نے ہر چیز توڑ پھوڑ کر تباہ و برباد کر دی۔ اور بیشتر سامان سڑک پر لے جا کر آگ لگا کر جلا دیا۔ ہمارے گھروں میں پینے کے پانی کے لئے نہ تو کوئی گلاس بچا ہے اور نہ ہی جسم پر پہنے ہوئے کپڑوں کے سوا کوئی کپڑا یا بستر بچا ہے۔ یہ واقعات بیان کرتے ہوئے ملک سلیم لطیف صاحب جذباتی ہو گئے اور آبدیدہ ہو کر بیٹھ گئے۔

**۲۔ مرزا الطاف الرحمن ایڈووکیٹ**

مرزا الطاف الرحمن ایڈووکیٹ نے بتایا کہ کس طرح ان کی قیمتی لائبریری۔ عدالتی بریف اور گھر کا سامان جلایا گیا۔ دیواریں مسمار کر دی گئیں اور رہائشی کمروں کے دروازوں کو جلا ڈالا گیا۔ انہوں نے کہا کہ شعلے آسمان کی طرف بلند ہو رہے تھے اور ڈی ایس پی صاحب میرے کمروں کے اندر جا جا کر سرہانے تک باہر لاتا رہا۔ اور ہنگامہ کرنے والوں کے حوالے کرتا رہا۔ کہ یہ بھی جلا ڈالو۔ اور باقی پولیس ملازمین بھی مظاہرین کی حوصلہ افزائی کرتے رہے۔ بعد میں مظاہرین نے مجھے بے تحاشہ مارنا شروع کر دیا۔ اس دوران پولیس نے نہ کوئی آنسو گیس پھینکی اور نہ ہی فائرنگ کی۔ مظاہرین اپنی پوری تسلی کرنے اور ہر چیز جلانے کے بعد چلے گئے۔

**۳۔ چوہدری برکت علی غیور ایڈووکیٹ :۔**

نے کہا کہ ہنگامہ آرائی کے تھوڑی دیر بعد ڈپٹی کمشنر صاحب شیخوپورہ۔ ایس پی شیخوپورہ اے سی ننکانہ۔ ڈی ایس پی ننکانہ اور مقامی صحافیوں کے ہمراہ شہر میں تباہ شدہ مکانات اور جلے ہوئے سامان کی راکھ کے ڈھیر دیکھے تھے۔ گھروں کے اندر کوئی چیز بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلامت نہیں رہنے دی گئی تھی اور ایسا وحشیانہ اور بربریت کا مظاہرہ دکھائی دیتا تھا کہ سر ندامت سے جھک جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اور بعض دوسرے دوست مرزا صاحب اور سلیم لطیف صاحب کے ساتھ تبادلہ خیال کر کے انہیں مرزائیت چھوڑنے اور مسلمانوں میں شامل ہونے کی دعوت دیتے رہتے تھے۔ لیکن یہ مناظر دیکھنے کے بعد اب سوچتا ہوں کہ انہیں، اور دوسرے قادیانی حضرات کو کس منہ سے یہ دعوت دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ آزادیٔ عقیدہ ہر انسان کا پیدائشی حق ہے اور دین کے معاملہ میں کوئی جبر و اکراہ نہیں۔ لیکن ننکانہ صاحب میں جو کچھ ہوا۔ اس سے ختم نبوت کی "کاز" کو شدید نقصان پہنچایا گیا ہے انہوں نے کہا کہ اس سلسلہ میں انتظامیہ کا کردار انتہائی افسوسناک اور قابل اعتراض ہے۔ اگر وہ صورتحال کا ذرا بھر بھی احساس کر کے اور دوسرے شہروں سے معقول تعداد میں نفری بلا لیتے۔ تو کسی کا کوئی نقصان نہیں ہو سکتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام تو اسلامی مملکت میں رہنے والے غیر مسلموں کو مکمل تحفظ فراہم کرتا ہے اور اس سلسلہ میں قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے رواداری اور اقلیتوں کے تحفظ کی روشن مثالیں قائم کی ہیں۔ اگر ہم ان اسلامی روایات کو اپنا نہیں سکتے تو کم از کم مرزائیوں کو انسان ہونے کے ناطے سے وہ حقوق اور تحفظات تو فراہم کریں جو آئین پاکستان نے دیئے گئے ہیں انہوں نے تجویز پیش کی کہ متاثرہ افراد کو معاوضہ دینے کے بارے میں حکومت سے تحریک کیا جائے۔

۴۔ **اے ایچ سجوار بھٹی ایڈووکیٹ** نے کہا کہ انتظامیہ نے شرپسندوں کا ہاتھ روکنے کی بجائے انہیں ہلہ شیری دی۔ اگر انتظامیہ معمولی سی حرکت کا مظاہرہ کرتی تو شہر میں ایسی وحشیانہ تباہی نہیں ہو سکتی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر شاہ محمد دھوی کے گھر میں دو یتیم بچیوں کے جہیز کا سامان جلا ڈالا گیا۔ جن کی شادی عید کے بعد ہونے والی تھی۔

(۵) **نواز احمد چوہدری ایڈووکیٹ** نے کہا کہ انتظامیہ کو پوری طرح یہ علم تھا کہ کیا کچھ ہونے والا ہے۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے معقول تعداد میں پولیس فورس اور آنسو گیس کی ٹیمیں باہر سے نہ منگوائیں۔ بلکہ ان لوگوں کی یقین دہانی پر اعتبار کر لیا جنہوں نے شہر میں اس شیطانی کھیل کیلئے منصوبہ بندی کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ جلتے ہوئے سامان کے شعلے اتنے بلند تھے کہ یہاں کچہری سے شعلے نظر آتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ تمام قصور مقامی انتظامیہ کا ہے۔ ان کی غفلت سے مالی نقصان کے علاوہ دو سینئر اراکین بار کی توہین اور تذلیل ہوئی ہے۔

(۶) **ملک کمال دین ڈوگر ایڈووکیٹ** نے کہا کہ شہر میں ظلم اور بربریت کے جو مظاہرے ہوئے۔ ڈیوٹی پر موجود افسران خاموش تماشائی بن کر اسے دیکھتے رہے۔ جب ایک گھر کا سامان جل جاتا تھا تو مظاہرین کو آگے چلا دیا جاتا تھا۔ اس دوران مظاہرین نے نہ صرف زیورات اور نقدی لوٹی بلکہ گھریلو سامان کے ساتھ ساتھ قرآن پاک کے متعدد نسخے بھی جلا ڈالے گئے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن سوزی کے واقعہ پر احتجاج کرتے ہوئے قرآن مجید جلا ڈالنے والوں کے لئے کیا سزا ہے! انہوں نے کہا کہ دراصل یہ سرکاری سرپرستی میں ملک کے اندر بد امنی پیدا کر کے جمہوری عمل کو نقصان پہنچانے کے لئے ایک منظم سازش اور ریہرسل تھی اور یہ تحقیقات ہونی چاہیئے کہ اس گھناؤنے فعل کے پیچھے کس کس کا ہاتھ ہے۔

(۷) **رائے محمود حسین کھرل ایڈووکیٹ** نے کہا کہ جو کچھ ہوا وہ اسلام اور انسانیت کے خلاف ہے اور اس ظلم کے خلاف آواز اٹھنی چاہیئے۔ کیونکہ انتظامیہ کو سب علم ہے لیکن انہوں نے قرآن کریم جلانے والوں کو بھی نہیں پکڑا اور اگر پکڑا تو گنتی پوری کرنے کے لئے بسوں سے مسافر اتار کر حوالات بھر دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ کے دور میں جو سب سے پہلے دستورِ مدینہ بنایا گیا تھا اس میں غیر مسلموں کے جان و مال کے تحفظ کی ضمانت دی گئی تھی لیکن یہاں انتظامیہ نے مظاہرین کو خود ڈھیل دے کر نقصان کروایا انہوں نے مطالبہ کیا کہ ڈیوٹی پر موجود افسران کو معطل کیا جائے۔ اس تباہی اور بربادی کے اصل ملزموں کو پکڑا جائے اور انہیں اور متعلقہ افسران کو سزا ملنی چاہیئے اور جن قادیانیوں کا نقصان ہوا ہے انہیں اس کا معاوضہ دیا جانا چاہیئے۔

(۸) **چوہدری محمد اسلم علی خاں ایڈووکیٹ** نے کہا کہ انتظامیہ نے اس واقعہ کو وقوع پذیر ہونے سے پہلے اور بعد میں بڑے ہلکے پھلکے انداز میں لیا ہے۔ مظلوموں کے آنسو پونچھنے کی بھی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ شادباغ کالونی میں لوگوں کے مکانات جلائے گئے لیکن وہاں کسی پولیس والے کی شکل دکھائی نہیں دی۔ مظاہرین توڑ پھوڑ اور تباہی اپنی مرضی کے مطابق کر کے گئے۔ انہوں نے کہا کہ میرے پڑوس میں ایک قادیانی کا مکان ہے اسے جلایا گیا۔ اور میں بڑی مشکل سے اپنا مکان نذر آتش ہونے سے بچا سکا۔

(۹) **رائے ہدایت خاں کھرل ایڈووکیٹ** نے کہا کہ ہمیں سب سے پہلے یہ تحقیقات کرنی چاہیئے کہ چک ۵۶۳ گ ب میں قادیانیوں کے ہاتھوں قرآن پاک جلائے جانے کا واقعہ ہوا ہے یا نہیں۔ اگر تو یہ واقعہ ہوا ہے تو پھر میں یہ کہوں گا کہ نوجوان اپنے جذبات کے اظہار میں [illegible] کر گئے۔ تاہم میں یہ ضرور کہوں گا کہ مذہب یہ اجازت نہیں دیتا کہ لوگوں کے گھر جلائے جائیں۔

انہوں نے کہا کہ اگر چک ... واقعہ کو

انہوں نے کہا کہ اگر چک ۵۶۳ گ۔ب والا واقعہ غلط ہے تو اس صورت میں میں یہ کہوں گا کہ بعض لوگوں نے اس آڑ میں اپنی سیاست کی دکان کو چمکایا ہے۔ اگر ایک جھوٹے واقعہ کو بنیاد بنا کر یہ کچھ کیا گیا ہو تو پھر ایسے لوگوں کے خلاف ہمیں باہر نکل کر احتجاج کرنا چاہیئے اور میں جلوس لے کر ایسے لوگوں کے خلاف احتجاج کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ جب تک پہلے چک ۵۶۳ کے واقعہ کی رپورٹ سامنے نہیں آ جاتی۔ میں اس کارروائی کی تائید نہیں کر سکتا۔

(۱۰) **میاں محمد رمضان نظامی ایڈووکیٹ** نے کہا کہ انتظامیہ کو پہلے ہی سے تمام واقعات کا اندازہ تھا کیونکہ مسجدوں کے لاؤڈ سپیکروں پر ہڑتال اور جلوس کا اعلان کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ مرزائیوں کے گھر اور سامان جلاتے کے دوران متعدد قرآن مجید بھی جلا دیئے گئے۔ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں خدا تعالیٰ ہمارے شہر پر کوئی عذاب نازل نہ کر دے۔ انہوں نے کہا کہ جمعہ کے روز مسجد منڈا تالاب میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا جلسہ تھا جس میں مقامی انتظامیہ کے افسران بھی موجود تھے اس جلسے میں بڑے فخر سے یہ بات کہی کہ نوجوانوں نے تباہی اور بربادی کی جو کارروائی کی ہے ہم اس کو OWN کرتے ہیں۔ اور یہ ہمارے لئے فخر کا مقام ہے۔ مقررین نے کہا کہ ہم AC صاحب اور DSP صاحب کے شکرگزار ہیں۔ کہ انہوں نے ہمارے بچوں کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہونے دی ان تقاریر میں کہا گیا کہ جو قرآن مجید جلائے گئے وہ ہمارے نہیں مرزائیوں کے قرآن مجید تھے۔ حالانکہ میں نے جلے ہوئے قرآن مجید اور سیپارے دیکھے ہیں۔ وہ محض عربی زبان میں قرآن کا متن تھے۔ ان پر کوئی تفسیر یا ترجمہ نہیں تھا۔ انہوں نے کہا کہ باپردہ خواتین جن کی شرافت سے پورا شہر واقف ہے۔ اور جنہوں نے اپنے محلے میں درجنوں بچیوں کو قرآنِ مجید پڑھایا۔ انکی بھی بے عزتی کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ متعدد عورتوں نے قرآن پاک کے اوراق نالیوں میں پڑے ہوئے اکٹھے کئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی نے جرم کیا تھا تو اسے پکڑنا چاہیئے۔ اور اسے سزا دینی چاہیئے۔ لیکن اس بات کا کوئی جواز نہیں کہ جرم کوئی کرے اور سزا کسی اور کو دی جائے۔ کیونکہ یہ اسلام کی تذلیل ہے۔ میں نے ایک عالمِ دین سے اس بارے میں پوچھا۔ تو وہ رونے لگ گئے۔ ایسا ظلم تو ۱۹۴۷ء میں سکھوں نے بھی نہیں کیا تھا۔ اس واقعہ سے اسلام کی بدنامی ہوئی ہے۔

(۱۱) **حاجی محمد امین شیخ ایڈووکیٹ** نے تباہی اور غنڈہ گردی کے واقعات کی مذمت کی اور کہا کہ متاثرین کو معاوضہ بھی ملنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ اس خیال کی تائید نہیں کرتا کہ مقامی انتظامیہ کو معطل کیا جائے یا انکے خلاف کارروائی کی جائے۔

(۱۲) **صدر بار ایسوسی ایشن جناب محمد امین بھٹی ایڈووکیٹ** نے کہا کہ اس معاملہ پر کافی بحث مباحثہ ہوا ہے اور اس واقعہ کی مذمت میں بار کا ہر رکن شریک ہے۔ AC ننکانہ اور D.S.P ننکانہ نے جس طرح غفلت اور ہلہ شیری کا کردار ادا کیا۔ وہ بھی تفصیل سے سامنے آ چکا ہے۔ اس واقعہ پر جس قدر بھی دکھ اور افسوس کا اظہار کیا جائے کم ہے۔ کوئی بھی ذی شعور شخص ان واقعات کی تائید کرنے کے لئے تیار نہیں۔ میں نے جمعہ کے روز اونچی مسجد غلہ منڈی کے خطیب سے اس معاملہ کے بارے میں اظہارِ خیال کرنے کیلئے ایک چٹ بھجوائی تھی کہ آیا قرآن و حدیث کی روشنی میں غیر مسلموں کی املاک تباہ کرنا جائز ہے اور آیا غیر مسلموں کے گھروں سے ملنے والے قرآن پاک کو محبت یا نفرت کی بنا پر جلانا جائز ہے۔ جس پر مولانا صاحب نے فرمایا تھا کہ غیر مسلموں کی املاک اس طرح جلانا بالکل ناجائز ہے اور اسی طرح قرآن پاک کا جلانا بھی غلط ہے۔ اور یہ طریق حضور اکرم کے اسوۂ حسنہ کے بھی خلاف ہے۔ اسلام تو رحمت اور محبت کا پیغام ہے۔ آتش زنی اور بربادی کا پیغام نہیں۔ نبی کریم اس دنیا میں رحمت اللعالمین بن کر تشریف لائے تھے۔ کبھی انتقام کی بات نہ کی بلکہ حضور اکرم کی پوری زندگی معاف فرما دینے سے عبارت ہے۔ کفار حضور اکرم کو طرح طرح کی تکالیف پہنچاتے تھے۔ بسا اوقات لہولہان ہو جاتے لیکن زبان سے ان لوگوں کے لئے معافی کی دعائیں ہوتیں۔ ہمیں غور کرنا ہوگا کہ ہم محمد عربی کی محبت کا دم بھی بھرتے ہیں۔ اور کیا ہمارے اعمال آپ کی تعلیمات سے متصادم تو نہیں۔ محمد امین بھٹی صاحب نے کہا کہ اسلام امن۔ سلامتی، محبت اور بھائی چارے کا مذہب ہے۔ ظلم و تشدد اور نفرتوں کا مذہب نہیں۔ اور ننکانہ صاحب میں قرآن پاک کے جو نسخے جلائے گئے ہیں۔ انہیں اہل اسلام کی محبت سمجھیں یا نفرت — اور کیا قرآن پاک کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلانا مسلم اور غیر مسلم سبھی کیلئے ایک جیسا جرم نہیں۔ اور اگر جرم ہے تو پھر ننکانہ صاحب میں مظاہرین کے ہاتھوں جلنے والے قرآن پاک پر انتظامیہ نے اب تک کیا کارروائی کی ہے۔

انہوں نے کہا کہ ڈیوٹی پر موجود افسران نے انتہائی نااہلی کا ثبوت دیا ہے۔ انہوں نے حالات پر قابو پانے کی بجائے مظاہرین کو اکسایا اور مشتعل کیا۔ جس پر انتظامیہ کے خلاف فوری کارروائی ہونی چاہیئے۔ اور ان کا محاسبہ ہونا چاہیئے۔

**قرارداد** اس بحث و مباحثہ کے بعد اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار دادوں کی منظوری دی گئی:

۱۔ بار ایسوسی ایشن ننکانہ صاحب کا یہ اجلاس مورخہ ۱۲ اپریل کو ننکانہ صاحب میں قادیانیوں کے گھروں کو تباہ کرنے اور سامان مکمل طور پر جلا ڈالنے کے واقعات کی پُرزور مذمت کرتے ہوئے اس رائے کا اظہار کرتا ہے کہ لاقانونیت اور بربریت کے اس شرمناک مظاہرہ سے ہر شریف شہری کی گردن شرم سے جھک گئی ہے۔

۲۔ یہ اجلاس اس بات پر انتہائی حیرت اور افسوس کا اظہار کرتا ہے کہ ڈیوٹی پر موجود افسران نے انتہائی نااہلی بدتدبیری کا مظاہرہ کیا۔ اور انکی نیم دلانہ۔ برائے نام کارروائی سے غنڈہ گردی کا مظاہرہ کرنے والوں کو مزید شہ ملی جبکہ بعض مقامات پر پولیس والوں نے شرپسندوں کی حوصلہ افزائی کی اور ہلہ شیری دی۔

۳۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس تباہی اور بربادی کے ذمہ دار ڈیوٹی پر موجود افسران کا پورا محاسبہ کیا جائے اور اس سلسلہ میں اعلیٰ سطح پر عدالتی تحقیقات کروائی جائے۔

۴۔ یہ اجلاس یہ مطالبہ بھی کرتا ہے کہ جن قادیانیوں کے مکانات تباہ ہوئے اور جن کا سامان لوٹا اور جلایا گیا انہیں اس کا معاوضہ دیا جائے اور مستقبل میں قادیانیوں کے جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت حضور اکرم کے اسوۂ حسنہ اور آئین پاکستان کیمطابق کی جائے۔

۵۔ یہ اجلاس علمائے کرام سے بھی پوری دردمندی کے ساتھ یہ اپیل کرتا ہے کہ وہ اس بات پر غور فرمائیں کہ ایسے اقدامات سے کیا اسلام اور ختم نبوت کے عقیدہ کی تبلیغ اور تشہیر ہوتی ہے یا اس سے اسلام اور مسلمانوں کی بدنامی ہونے کے علاوہ ختم نبوت کی "کاز" کو نقصان پہنچا ہے۔

۶۔ یہ اجلاس چک ۵۶۳ گ ب تحصیل جڑانوالہ اور ننکانہ صاحب شہر میں قرآنِ پاک جلانے کے سنگین واقعہ کی پُرزور مذمت کرتا ہے اور بلاتمیز مذہب و ملت مجرموں کو سخت سے سخت سزا دینے کا مطالبہ کرتا ہے۔

محمد امین بھٹی ایڈووکیٹ
صدر بار ایسوسی ایشن ننکانہ صاحب
چوہدری حق نواز خاں ایڈووکیٹ
جنرل سیکرٹری بار ایسوسی ایشن
ننکانہ صاحب

# بچوں کا کالم

پیارے بچو اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے اور صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی نیک کام کرنے والی زندگی عطا فرمائے خدا کرے کہ آپ مسکراہٹیں بکھیرنے والے ہوں اور دنیا کے خستہ حال لوگ آپ کی مسکراہٹوں سے خوش ہو کر اور حوصلہ پا کر زندگی کو بہتر طریق پر گزار سکیں۔ لیجئے آج آپ کو عزیز محمد محمود طاہر کا ایک مضمون جو مسکراہٹوں ہی سے متعلق ہے سناتے ہیں۔ سناتے ہیں کا مطلب ہے کہ اسے کالم میں شائع کرتے ہیں۔ تاکہ آپ پڑھیں۔ یوں سمجھئے کہ یہ مضمون ہم نے آپ کو سنایا ہے۔

## نونہالانِ جماعت
## ایک مسکراہٹ

محمد محمود طاہر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

بعض دفعہ ایک مسکراہٹ اور خوش لہجے کے ساتھ پیش آنے سے کسی کی تقدیر بدل جاتی ہے مایوس اور تلخ زندگی خوشی کا پیکر بن سکتی ہے۔ یہ محض لکھنے کی یا کہنے کی بات نہیں۔ بلکہ یہ بات میں روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے واقعات کی بناء پر کہہ رہا ہوں۔

مسکراہٹ کے لفظ کو لفظ محبت کے ساتھ بھی ادا کر سکتے ہیں۔ میری مراد روایتی محبت نہیں بلکہ خلوص سے بھری ہوئی وہ محبت ہے جس میں دنیاوی غرض کا ذرا سا عنصر بھی شامل نہ ہو۔

مسکراہٹ سے تلخ زندگی خوشگوار زندگی میں کیسے بدل جاتی ہے۔ اس کو میں ایک پیش آمدہ واقعہ سے بیان کروں گا۔ ایک غریب ماں کا غریب بچہ تھا جو کہ ایک بستی میں رہتا تھا۔ اسی بستی میں ایک قنوطیت پسند آدمی بھی تھا جو کہ اپنی زندگی سے بالکل مایوس ہو چکا تھا۔ اسی مایوسی کی حالت میں وہ پراگندہ بالوں اور پھٹے پرانے کپڑوں کے ساتھ گلی کوچوں میں سرگرداں پھرتا تھا اور تمام لوگ اس سے نفرت کرتے تھے۔

غریب ماں نے اپنے بچے کو نصیحت کی کہ اگرچہ تم غریب ہو اور اپنے دوستوں کو تحفے تحائف نہیں دے سکتے۔ لیکن اگر تم ہر ایک کے ساتھ مسکراہٹ بھرے چہرے اور خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آؤ گے تو یہ دنیوی تحائف سے کہیں بڑھ کر اور دیرپا تحفہ ہوگا۔ ماں کی اس نصیحت کو بچے نے اپنے پلے باندھ لیا۔

بچہ ایک دن راستے میں جا رہا تھا کہ سامنے سے وہ پراگندہ حال شخص بھی آ ملا۔ بچے نے اس شخص کو سلام کیا اور مسکراہٹ کے ساتھ اس سے پیش آیا۔ وہ شخص بچے کے اس سلوک سے بہت متاثر ہوا اور اس نے اپنے خیال میں کہا کہ زندگی میں ابھی رمق باقی ہے۔ اسی وقت اس کے دل کی کیفیت بدل گئی۔ اور اس نے اپنی زندگی سنوارنے کا فیصلہ کر لیا یہ شخص صرف زندگی سے مایوس تھا لیکن مالی حالت ٹھیک تھی۔ اسی وقت بازار گیا۔ اپنا حلیہ بدلا اور ایک درزی کے پاس گیا اس کو رقم دے کر نیا لباس بنوایا۔ درزی کا ایک یتیم بھتیجا دوسرے گاؤں میں رہتا تھا۔ وہ رقم جو درزی کو نیا لباس تیار کرنے کے عوض ملی اس میں سے اس نے اپنے یتیم بھتیجے کو بھی ارسال کی اور اپنے پاس آنے کے لئے کہا۔ وہ بہت اچھا تیراک تھا۔ درزی کے یتیم بھتیجے کو جب چچا کی طرف سے رقم اور دعوت کا پیغام ملا تو بہت خوش ہوا۔ چچا کے پاس آنے کے لئے چل پڑا۔ جس بستی میں درزی رہتا تھا اس بستی میں ایک بہت گہرا تالاب تھا جب یتیم بھتیجا اس تالاب کے پاس پہنچا تو وہ لڑکا جس نے پراگندہ حال شخص کی زندگی ایک مسکراہٹ سے بدل دی تھی وہ پھسل کر تالاب میں گر گیا۔ اور مدد کے لئے پکارنے لگا۔ درزی کے یتیم بھتیجے نے فوراً تالاب میں چھلانگ لگائی اور اس بچے کو بچا لیا۔

جب اس واقعہ کا درزی اور اس شخص کو پتہ چلا جس کی زندگی ایک نئے رُخ میں اس بچے کی مسکراہٹ سے داخل ہوئی تو وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ یہ سارا کمال اس ایک مسکراہٹ کا ہے جس نے پہلے ایک تلخ زندگی کو خوشگوار زندگی میں بدلا۔ پھر درزی کو روزی دینے کا باعث بنی۔ اور اس کے ذریعہ اسکے یتیم بھتیجے کی مالی مدد ہوئی پھر آخر میں اس بچے کو نئی زندگی ملی۔

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ محض ایک قصہ نہیں۔ بلکہ ہم اس کو حقیقت میں بدل سکتے ہیں۔ آج ہم اکیسویں صدی کی دہلیز پہ کھڑے ہیں۔ اس زمانے کو ضرورت ہے کہ ہم زندگی کے گلستان میں مسکراہٹوں کے پھول کھلائیں۔ اور محبت و پیار کی خوشبو دنیا میں پھیلائیں۔

میرا خیال ہے کہ آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ دنیا کو "ایک مسکراہٹ" کی ضرورت ہے ٭

## ٹیوشن

محترم میاں محمد افضل صاحب کا ایک مضمون زیر عنوان "ٹیوشن" ۲۴ اپریل ۱۹۸۹ء کو شائع ہوا ہے۔ انکے مضمون کا دوسرا حصہ قارئین کرام جلد ملاحظہ فرمائیں گے
(ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نون سین

# مشرقِ وسطیٰ میں قیامِ امن

انتفاضہ کے متعلق ہم نے اپنے قارئین کو بتایا تھا کہ گذشتہ سال سے یہ مزاحمت کی تحریک جاری ہے ۔ اس عرصے میں اگرچہ اس تحریک نے اپنے علاقے میں تو کوئی مراعات حاصل نہیں کیں۔ لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ امریکہ کو بھی یہ بات سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ مغربی کنارے اور غزہ کی پٹی میں اسرائیل کی طرف سے جو تشدد آمیز رویہ اختیار کیا گیا ہے وہ ختم ہونا چاہیئے۔ بلکہ یہ بھی کہ یہ علاقے واپس فلسطینیوں کو ملنے چاہئیں ۔ اس سلسلے میں تنظیم آزادیٔ فلسطین کے سربراہ اور اب بیرونِ فلسطین فلسطین کی حکومت کے صدر یاسر عرفات مصر کے صدر حسنی مبارک سے مل چکے ہیں اور غالباً اسی ملاقات کے نتیجے میں صدر حسنی مبارک امریکہ کے صدر بُش سے ملاقات کیلئے امریکہ گئے تھے ۔ ۳ اپریل کو صدر بُش اور حسنی مبارک کی ملاقات ہوئی جس کے بعد وائٹ ہاؤس میں ایک اخباری کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے صدر بُش نے کہا کہ یہ انتہائی ضروری ہے کہ مشرقِ وسطیٰ میں امن کے قیام کیلئے ایک بہت اچھی طرح منظم کی ہوئی کانفرنس بلائی جائے اور یہ بھی کہ اسرائیل کے مقبوضہ علاقے مغربی کنارہ اور غزہ پٹی فلسطینیوں کو واپس ملنے چاہئیں ۔ صدر بُش نے اس پریس کانفرنس کے موقعہ پر یہ بھی کہا کہ وہ اس بات کے حق میں ہیں اور اس کی حمایت بھی کرتے ہیں کہ فلسطینیوں کو انکے سیاسی حقوق ملنے چاہئیں ۔

صدر بُش اور صدر حسنی مبارک کی ملاقات کے دوران صدر حسنی مبارک نے اس بات کو تہہ دل سے سراہا کہ امریکہ اور تنظیم آزادیٔ فلسطین نے آپس میں گفتگو شروع کر دی ہے ۔ صدر مبارک نے صدر بُش پر اس بات کے لئے زور دیا کہ اسرائیلیوں کو آمادہ کرنے کی کوشش کریں کہ وہ تنظیم آزادیٔ فلسطین کے راہنماؤں سے بالمشافہ گفتگو کریں ۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اسوقت حالات بہت سازگار ہیں ۔

اسرائیل کے وزیر اعظم شمیر جمعرات کے روز صدر بُش سے ملے ۔ اسرائیل سے روانگی سے تھوڑا ہی عرصہ پہلے تقریباً تین سو سے پانچ سو تک اشخاص نے یروشلم میں جلوس نکالا اور نعرے لگائے اور وہ شمیر کی رہائش گاہ تک پہنچے ۔ نعروں کا عنوان تھا "فوری امن" ۔ اور یہ بھی کہ تنظیم آزادیٔ فلسطین سے بات کرو ۔ اور دو قوموں کے لئے دو ریاستیں یعنی اسرائیل کی الگ ریاست اور فلسطینیوں کی الگ ریاست ۔

یہ بات خاص اہمیّت کی حامل ہے کہ جو لوگ فوری امن کے نعرے لگا رہے تھے ان کا ایک لیڈر تانی رشف نے کہا کہ شمیر کو یہ بات محسوس ہو جانی چاہیئے اور اس کا انہیں نوٹس لینا چاہیئے کہ اسرائیلی عوام الناس کا ایک بہت بڑا حصّہ سمجھتا ہے کہ امن قائم کرنے کے لئے یہ وقت نہایت مناسب ہے ۔

جہاں تک مشرقِ وسطیٰ میں امن کے قیام کیلئے ایک عالمی کانفرنس بلانے کا سوال ہے ۔ اسرائیلی کیبینٹ میں وزیر اعظم شمیر کے مدِّمقابل وزیر خزانہ شمعون پریز جو لیبر پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں ۔ ان کا خیال ہے کہ عالمی کانفرنس ضرور بلائی جانی چاہیئے ۔ انہیں اس بات کا بھی احساس ہے کہ اگر اس تجویز کو قبول نہ کیا گیا تو امریکہ کے ساتھ ان کے تعلقات میں خرابی پیدا ہونے کا امکان ہے ۔ اور امریکی عوام کی ہمدردیاں کھو دینے کا خطرہ ہے ۔ اسرائیل کے وزیر خارجہ موشے ایرنز نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ امریکہ کے صدر بُش شمیر کے خیالات پر کسی قسم کا دباؤ ڈال سکیں گے اور انہیں اس بات پر آمادہ کر سکیں گے کہ وہ فلسطینیوں کی ریاست قائم ہونے دیں ۔ ویسے فلسطینی ریاست کے تو بُش بھی قائل نہیں ہیں ۔

ہمارے قارئین کو یاد ہو گا کہ ۱۹۷۹ء میں مصر اور اسرائیل نے ایک امن معاہدہ پر دستخط کئے تھے ۔ اب مصر اس کوشش میں ہے کہ مشرقِ وسطیٰ میں امن قائم ہو جائے اور اس کے لئے پہلے ایک کانفرنس منعقد کی جائے اور اس کانفرنس میں تنظیم آزادیٔ فلسطین کو بھی حصّہ لینے کا موقعہ دیا جائے ۔ اسرائیل کے ساتھ معاہدہ کرنیوالا واحد عرب ملک مصر ہے ۔ یہ عام طور پر مشرقِ وسطیٰ کے سلسلے میں امریکہ کی پالیسیوں سے اتفاق کرتا ہے ۔ شمیر تنظیم آزادیٔ فلسطین پر اس بات کا الزام لگاتا ہے کہ وہ مغربی کنارے اور غزہ میں بغاوت کو ہوا دے رہے ہیں ۔

۴ اپریل منگل کے روز اسرائیلی وزیرِ اعظم شمیر نے بیان دیا کہ وہ اس بات کی سختی سے مخالفت کریں گے کہ عالمی کانفرنس بلائی جائے ۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں ہر قسم کے دباؤ سے اپنے آپ کو مامون سمجھتا ہوں ۔ انکی عمر اس وقت ۷۳ سال ہے اور وہ امریکہ دس دن کے دورے پر گئے تھے ۔ ان کے ساتھیوں کا کہنا ہے کہ سوموار یعنی ۳ اپریل کو انہیں اس بات پر سخت غصّہ آیا تھا کہ امریکہ کے صدر بُش نے اگرچہ محتاط طور پر ہی سہی اس بات کی حامی بھری تھی کہ اقوام متحدہ کے زیرِ اہتمام ایک عالمی کانفرنس بلائی جائے تاکہ مشرقِ وسطیٰ میں قیامِ امن کی راہ ہموار ہو ۔ شمیر کے خیال میں اس کانفرنس کا بلایا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ اسرائیل کو مجبور کیا جائے کہ جو بات کوئی اسرائیلی ماننے کے لئے تیار نہیں ہے وہ اب مان لے ۔

صدر حسنی مبارک نے غزہ اور مغربی کنارے میں اسرائیلیوں کے زیرِ نگرانی انتخابات کروانے کی تجویز کو ہدفِ تنقید بنایا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ ایسا کرنے سے اسرائیلی حکومت یہ چاہتی ہے کہ تنظیم آزادیٔ فلسطین اور انتخابات میں فاصلے پیدا کر دے اور خود ہی انتخابات کروا کے جس طرح کے نتائج چاہے ان کا اظہار کر دے ۔ صدر حسنی مبارک شمیر کے واشنگٹن پہنچنے کے دو گھنٹے بعد وہاں سے روانہ ہو گئے ۔ اس روانگی کے وقت انہوں نے کہا کہ سب سے بہتر حل یہی ہے کہ عالمی کانفرنس بلائی جائے لیکن شمیر اس سے انکار کر رہے ہیں ۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ شمیر سے ہر وقت ملنے کیلئے تیار ہیں لیکن اس ملاقات کی بنیاد امن کے قیام کیلئے عالمی کانفرنس ہونی چاہیئے ۔ اسرائیل کی اس تجویز سے کہ مغربی کنارہ اور غزہ میں انتخابات ہونے چاہئیں ۔ صدر بُش نے نے بھی اتفاق کیا ۔ انہوں نے کہا کہ ان کے خیال میں مشرقِ وسطیٰ میں قیامِ امن کے لئے یہ ایک اہم اقدام ہو سکتا ہے ۔ ہم یہ چاہتے ہیں بُش نے کہا کہ اسرائیل اور فلسطین کسی ایسے اقدام پر راضی ہو جائیں جس کے نتیجے میں انتخابات کروائے جا سکیں ۔ بُش جو جنوری سے صدارت کے عہدہ پر فائز ہیں اس سارے عرصہ میں اس بات کے خواہاں رہے ہیں اور اپنی سی کوششیں بھی کرتے رہے ہیں کہ اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان حالات استوار ہو سکیں ۔

مبصرین کا خیال ہے کہ صدر بُش کی شمیر اور حسنی مبارک سے ملاقاتوں کے متعلق یہ کبھی بھی سوچا نہیں گیا تھا کہ انکے کوئی بہت اہم نتائج برآمد ہونگے ۔ لیکن اتنا ہوا ہے کہ اسرائیل ان مقبوضہ علاقوں میں انتخابات کروانے پر آمادہ ہو گیا ہے ۔ اور خیال یہ ہے کہ شاید اس مقام سے آگے بڑھتے ہوئے تعلقات خاصے بہتر ہو جائیں ۔

# انتخاب

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

حضرت بانیٔ سلسلہ

مت بیکار میں بیٹھو بے گن منش کے پاس
وہ اِک پھول کپاس کا جس میں رنگ نہ باس

قتیل شفائی

یونہی تو فتح ہوتے نہیں دوسروں کے دِل
اس دل میں بھی ارادۂ تسخیر چاہیئے ۔

خالد بزمی

کرتے ہیں یہ بارش تیروں کی ہر اک پہ جلالت گاہوں سے
پر شیخ یہ کہتا پھرتا ہے یہ لوگ خدا سے ڈرتے ہیں

تصوّر کرتپوری

جس گھر کی اینٹ اینٹ پہ لکھّا تھا میرا نام
اس گھر میں اب مجھے کوئی پہچانتا نہیں

اظہر جاوید

ہر ایک دَور کی خواہش رہی کہ مَیں نہ رہوں
مگر مَیں ہُوں کہ مرا شعلۂ نوا نہ بجھا ۔

حبیب جالب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## بقیہ خلاصہ خطبہ

والی بات یہ تھی کہ ایک وزیر نے مڑ کر حضرت بانی سلسلہ کی تصویر کو دیکھا اور اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ وہی شخص ہے جس نے آج سے ایک سو سال پہلے یہ اعلان کیا تھا کہ خدا نے مجھے بتایا ہے کہ میں تیری آواز کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ آج میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ شخص سچا تھا۔ اور واقعتاً اس کے منہ کی نکلی ہوئی ہر بات پوری ہو گئی۔ اور ایک شخص نے کہا کہ تم آج ایک صدی کے آخر پر تو دیکھ رہے ہو کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے مگر تم اندازہ بھی نہیں کر سکتے کہ اگلی صدی کے آخر پر خدا تعالیٰ کے کتنے فضل تمہارا انتظار کر رہے ہوں گے۔ ایسے واقعات ایک ملک میں نہیں ہوئے۔ دیس دیس میں خدا کے فضل اسی طرح نازل ہوئے ہیں۔ پتہ نہیں۔ . . کتنے سال اب اس کے تذکرے چلنے ہیں لیکن میں آپ کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ پورا سال ہم نے ان جشنوں کے منانے کا مقرر کیا ہے۔ گذشتہ سو سال کا ہر سال ایک قسم کا پیغام لے کر آیا تھا۔ کوئی لمحہ بھی ان دنوں، راتوں، ہفتوں، مہینوں، سالوں کا ایسا نہیں جس میں خدا تعالیٰ نے جماعت کے اوپر اپنے احسانات اور فضلوں کی بارشیں نہ برسائی ہوں۔ اس سال کے پروگرام تو ان عظیم جشنوں کے مقابل پر کوئی حیثیت نہیں رکھتے لیکن وہ پروگرام بھی اتنے ہیں کہ جماعت کو ان کو منانے کے لئے پوری ہمت درکار ہو گی۔ منصوبے بنانے ہوں گے۔ کوششیں کرنی ہوں گی۔ یہ چند دن کی بات نہیں سارا سال ابھی ہمارے کام باقی ہیں۔ لیکن ہر کام اس رنگ کا ہے کہ جب وہ مکمل ہو گا تو کام کا آغاز کرنے والا ہو گا۔ مثلاً قرآن کریم کے مکمل یا منتخبہ آیات کے تراجم، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس بانئ سلسلہ کے اقتباسات کے تراجم جو ایک سو اٹھارہ زبانوں تک پہنچ چکے ہیں۔ ان کا ابھی ایک حصہ جماعتوں تک پہنچ سکا ہے۔ خواہش اور کوشش تو یہی تھی کہ ۲۳، مارچ تک یہ کام مکمل ہو جائیں اور جماعتیں اپنے ہاں نمائشوں میں ان کو سجا سکیں لیکن بہت سی مشکلات درپیش تھیں۔

حضور انور نے تفصیل سے ان مشکلات کا ذکر کر کے فرمایا کہ جو وقت طلب اور دقت طلب باتیں تھیں وہ حل ہو چکی ہیں اب صرف چھپنے کی آخری رسوم باقی رہ گئی ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیزی کیساتھ جاری ہیں۔ اور اگلا قدم جو بھجوانے کا ہے وہ بھی کافی دقت والا قدم ہے اور کافی خرچ آتا ہے۔ ہم اس کام پر مستعدی کیساتھ لگے ہوئے ہیں اور اس سال کے آخری حصے تک یہ سارا کام مکمل ہو چکا ہو گا۔

حضور نے فرمایا جو کتابیں آپ تک پہنچ رہی ہیں ان کے متعلق آپ ساتھ ساتھ کام شروع کر دیں اور انتظار نہ کریں کہ یہ مکمل ہوں تو پھر آپ نمائشیں لگائیں۔ کیونکہ سارا سال آپ نے کثرت کیساتھ دوستوں کو یہ کام دکھانے ہیں۔ یہ کام مسلسل محنت چاہتا ہے جن کو آپ نے بلانا ہے ان کے ساتھ رابطے وغیرہ کا بہت بڑا کام پڑا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ ایک کام میں نے یہ کہا تھا کہ ہر ملک میں دنیا کے بہت سے ممالک کے نمائندے موجود ہوتے ہیں۔ مثلاً سفارتخانے ہیں، تاجر ہیں، ان سے رابطے کرنا اور رابطے کے وقت انکی اپنی زبان کے تحفے انکی خدمت میں پیش کرنا اور ان کو بتانا کہ دیکھیں آپکی زبان میں بھی ہم نے لٹریچر شائع کیا ہے۔ اس سے طبیعتوں میں بہت خوشی پیدا ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رشین ترجمہ قرآن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جہاں بھی ہم نے یہ ترجمہ پیش کیا وہاں سفارتخانے کا سٹاف تھا یا تاجر تھے انہوں نے حیرت انگیز خوشی کا اظہار کیا۔ اسی طرح مشرقی یورپ کے ممالک ہیں۔ مثلاً بلغاریہ ہے۔ وہاں جب جماعت کی یہ خبر پہنچی اور لٹریچر دکھایا گیا تو سفیر صاحب نے خود خواہش کا اظہار کیا ہے کہ آپکے مربی اگر مجھے ملیں۔ میں تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا ہوں یہ تو ایسی عظیم الشان چیز ہے کہ ہم پسند کریں گے کہ ہمارے ملک میں کثرت سے اس کا تعارف کرایا جائے۔ اصل کام یہ ہے کہ اس محنت کو آگے پہنچایا جائے اور اس سے استفادہ کیا جائے اور یہ سارا ابھی باقی پڑا ہوا ہے۔

حضور نے فرمایا بعض مربی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے ہیں کہ ان کو ایکدفعہ جب بات پہنچائی جائے تو وہ پھر اس کو فراموش نہیں ہونے دیتے اور بعض ایسے ہیں جو فراموش تو نہیں کرتے لیکن حقیقی طور پر اس کا حق ادا نہیں کرتے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی پر اس کی استطاعت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا!!

حضور نے فرمایا خدا نے جماعت احمدیہ کو جو قوتیں دی ہوئی ہیں اسے چھوٹا سمجھنا بہت ہی بڑی بیوقوفی ہے۔ جب حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمایا گیا کہ ساری دنیا کو تم نے فتح کرنا ہے تو کیا اس وقت یہ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ خدا استطاعت سے زیادہ بوجھ ڈالنے کا مضمون کہاں بھول گیا، پھر خدا جانتا تھا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو توفیق ہے، تمام دنیا کے بوجھ اللہ تعالیٰ ان پر ڈالتا چلا گیا اور آپکی توفیق بڑھتی چلی گئی۔ پس ہر مربی ہر امیر اور ہر کارکن کو اس توفیق کو پیش نظر رکھ کر کام کرنا ہو گا ورنہ اس کی توفیقیں ضائع ہی چلی جائیں گی۔ بعض ایسے مربی ہیں جو میں نے دیکھا ہے جنکو جب کوئی کام کہا جائے تو اپنا بنا لیتے ہیں۔ میری فکر ان کی فکر ہو جاتی ہے۔ وہ ایسے مربی ہیں جن کیلئے بے اختیار دل سے دعائیں نکلتی ہیں اور پھر میں دیکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ان کے کاموں میں برکت بھی بہت ڈالتا ہے۔ اس سلسلہ میں حضور نے مکرم کمال یوسف صاحب کی مثال پیش کرکے فرمایا کہ وہ ہمیشہ میری فکر کو اپنی فکر بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح پر سارے مربیان کو کام کرنا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا اصل کام کرنے کا طریق یہ ہے کہ جب آپ ایک پیغام سنیں تو اس پیغام کو اپنی فکر بنا لیں، یہ طریق ہم نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی سیکھا ہے اور آیت قرآنی، کیا تو اس غم میں خود کو ہلاک کریگا کہ یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے۔

میں یہی تو پیغام ہے اور یہ ایک ایسی خوبی ہے جو بہت ہی زیادہ مجھے پیاری ہے اور میں جانتا ہوں کہ وہ خدا کو بھی بہت پیاری ہے۔ کیونکہ یہ خوبی سب سے زیادہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود تھی۔ اس لئے ہو نہیں سکتا کہ خدا تعالیٰ کی اس خوبی پر، محبت اور پیار سے نظر نہ پڑتی ہو۔ آپ اس خوبی کو اپنائیں۔ جو فکریں آپکو جماعت احمدیہ کے امام کی طرف سے ملتی ہیں۔ ان فکروں کو اپنی بنا لیا کریں پھر دیکھیں کتنی آپ کو عظمتیں نصیب ہوں گی اور کس تیزی کے ساتھ جماعت ہر سمت میں پھیلتی چلی جائیگی۔

حضور نے فرمایا ہمت بڑھائیں۔ یہ وقت ایسا ہے کہ کروڑوں کی تعداد میں ہمیں اپنے لٹریچر کو غیروں تک پہنچا دینا چاہئے۔ جو طلب پیدا ہوئی ہے اس طلب کی پیاس بجھانی چاہئے۔ پس بہت بڑے کام پڑے ہوئے ہیں۔ اپنے اپنے ملکوں میں جائزے لیں۔ کام کے کتنے نئے نئے رستے ہیں جو آپکے سامنے کھڑے آپ کے منتظر ہیں۔ میں نے تو اللہ کا یہی سلوک دیکھا ہے کہ کوئی کام پکڑ لو اس کام سے واقف نہ بھی ہوں، آپ شروع کر دیں پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے نصرت کی آوازیں آنی شروع ہو جاتی ہیں اور ہمیشہ خدا تعالیٰ سلطان نصیر عطا فرماتا چلا جاتا ہے۔

پس نمائش اور تقسیم لٹریچر کے کام جن میں ابھی بہت خلاء باقی ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اس صدی کو منانے کیلئے آپ ایک نئی ہمت، نئے عزم، نئے توکل علی اللہ اور نئی دعاؤں کے ساتھ کام کے منصوبے بنائیں اور پھر اس پر عمل درآمد شروع کر دیں۔ اس ایک سال کے اندر اتنا پیغام ہم نے دنیا میں پہنچانا ہے کہ گذشتہ سو سال میں اتنا پیغام نہیں پہنچایا گیا ہو گا اور بعض صورتوں میں اتنا پیغام پہنچانا ہے کہ گذشتہ چودہ سو سال میں نہیں پیغام پہنچایا گیا ہو گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ زمانے جن میں ہم نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کے ترجمے کیئے ہیں اس سے پہلے ان کا تیسرا حصہ بھی ترجمہ نہیں ہوا۔ اور قرآن کا اسکی نسبت کئی گنا زیادہ زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ لیکن آج بھی غیر قوموں میں قرآن کریم کی اشاعت کا کام اتنا تشنہ ہے کہ جب نظر پڑتی ہے کہ کس طرح عیسائیوں نے بائیبل کو دنیا میں پہنچایا ہے تو غیرت دینی کے وجود کا انگ انگ دکھنے لگتا ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے اپنے پیغام کو بگاڑ دیا اور توحید کو شرک میں تبدیل کر دیا۔ ان کو تو اس بگڑے ہوئے کلام سے بھی اتنی محبت ہے کہ آج دنیا کی تقریباً ۹۰۰، نو سو زبانوں میں وہ بائیبل مکمل یا اس کے ایک حصے کا ترجمہ کر کے پیش کر چکے ہیں لیکن گذشتہ چودہ سو سال میں ۱۲۰، تو چھوڑیں بمشکل ساٹھ زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم دنیا کے سامنے پیش کئے گئے۔ قرآن کریم تو فصاحت و بلاغت کا مرقع اور سرتاج کلام ہے۔ جو ترجمے ہم پیش کر رہے ہیں اُن میں کوشش یہی ہے کہ کامل وفاداری کے ساتھ، کامل قرآن کریم کا ترجمہ بہترین زبان میں پیش کیا جائے لیکن میں جانتا ہوں کہ اس میں ابھی بہت سے نقص ہوں گے۔ ہم اس بات سے غافل نہیں ہیں۔ جو ترجمے شائع ہو رہے ہیں۔ اُن پر نظر ثانی کا کام نظر سوم چہارم کا کام ساتھ ساتھ ہوتا جا رہا ہے اور پھر نقص نظر آتے ہیں ان کو ہم دور کرتے چلے جاتے ہیں۔ تاہم موجودہ تراجم خدا کے فضل سے گذشتہ اکثر تراجم سے بہت ہی بہتر ہیں۔

حضور نے فرمایا کام کو آگے دنیا میں پہنچانے والا کام جو ہے یہ

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# "تعلیم القرآن"

ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں

"انصار اللہ کو آج میں یہ کہنا چاہتا ہوں ........ آپ ان ذمہ داریوں کو ادا کریں جو تعلیم القرآن کے سلسلے میں آپ پر عائد ہوتی ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم کے سلسلہ میں آپ پر دو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ایک ذمہ داری تو خود قرآن کریم سیکھنے کی ہے۔ اور ایک ذمہ داری ان لوگوں کو قرآن کریم سکھانے کی آپ پر عائد ہوتی ہے کہ جن کے آپ اللہ کی نگاہ میں ...... راعی بنائے گئے ہیں۔ آپ ان دونوں ذمہ داریوں کو سمجھیں اور جلد قرآن کی طرف متوجہ ہوں۔ ہر رکن انصار اللہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بات کی ذمہ داری اٹھائے کہ اس کے گھر میں۔ اس کی بیوی اور بچے یا اور ایسے احمدی کہ جن کا خدا کی نگاہ میں وہ راعی ہے قرآن کریم پڑھتے ہیں اور قرآن کریم کے سیکھنے کا وہ حق ادا کرتے ہیں جو حق ادا ہونا چاہیئے"

(خطبہ جمعہ الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء)

انصار اللہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ رمضان المبارک کے ان بابرکت ایام میں اپنی مندرجہ بالا ذمہ داریوں کو نباھنے کی بھرپور کوشش فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی ربوہ)

صفحہ ۷ سے آگے

نکرمندی کا کام ہے۔ اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ اللہ نے چاہا تو جماعت اس سال آنا پیغام ..... دنیا کو پہنچا دے گی کہ کونے کونے میں توحید گونجنے لگے گی اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے گیت گائے جانے لگیں گے۔

حضور نے فرمایا بہت سی زمینیں ہیں جو دین حق کے لئے فتح ہونے والی ہیں اس لئے کام کے انجام کا تو سوال ہی نہیں ـــ آغاز کے بھی ابتدائی پہلو ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے کہ ان کاموں کے تمام حق ادا کریں اور اسطرح حق ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نگاہیں ہم پر پڑنے لگیں۔

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر۔ ربوہ
فنی تعلیمی بورڈ سے منظور شدہ فون ۵۹۲
الیکٹریشن۔ ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشنگ ٹریڈز میں داخلہ شروع ہے۔
ـــ مُدت کورس ۶ ماہ ـــ
بیکار نہ رہیئے
ھُنر سیکھئے

بیماری نہیں چھوڑتی؟
۱۔ ٹیسٹوں اور ایکسرے وغیرہ سے تشخیص نہ ہو سکے
۲۔ دوائیں چند دن کے بعد بے اثر ہو جائیں
۳۔ طبیعت دواؤں کو برداشت نہ کر سکے
۴۔ مریض خطرناک اپریشن سے ڈرتا ہو یا
۵۔ ایک سے زیادہ متضاد بیماریاں اکٹھی ہوں
تو ...... ؟
ان مسائل کا حل کیوریٹو لٹریچر میں ملے گا ۳/ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر یا کیوریٹو سٹاکسٹوں سے طلب کریں۔ ڈاکٹرز کیلئے فری۔
کیوریٹو میڈیسن کمپنی (شعبہ اشاعت) گولبازار ربوہ
فون: سیلز ۷۷۱ کلینک ۶۰۶ رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

فون: ۲۲۶۵۰۸ ، ۶۱۶۲۴
محمود ٹیلی ویژن کمپنی
۲۱۔ ہال روڈ۔ لاہور
کلر بلیک اینڈ وائٹ ٹیلیویژن
فلپس، ہٹاچی، نیشنل، سونی، اورین
اینڈ
ریفریجریٹرز، ایئر کنڈیشنر
واشنگ مشین
ڈیپ فریزر

# خبریں

★ افغانستان نے دھمکی دی ہے اگر پاکستان افغانستان میں مداخلت کرتا رہا تو فوری کارروائی کی جائے گی۔ افغان وزیر خارجہ مسٹر عبدالوکیل نے سلامتی کونسل میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جلال آباد پر حملے کا پروگرام سی آئی اے کی مدد سے پاکستان نے تیار کیا تھا۔

★ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ان کی حکومت ملک میں آئین اور قانون کی بالادستی برقرار رکھے گی۔ انہوں نے کہا کہ اب ملک میں سیاسی رشوت اور دھوکہ دہی کا دور ختم ہو چکا ہے۔

★ سندھ کے وزیراعلیٰ سید قائم علی شاہ کی ہدایت پر محکمہ مال نے مارشل لاء کے دور میں سیاسی رشوت کے طور پر غیر مستحق افراد کو دی گئی زمینوں کی الاٹمنٹ منسوخ کر دی ہے اور یہ اراضی واپس لینا شروع کر دی ہے۔

★ پاکستان پیپلز پارٹی کے ایک ترجمان نے غلام مصطفےٰ کھر کی پیپلز پارٹی میں شمولیت اور انہیں گورنر پنجاب بنائے جانے کی افواہوں کی تردید کر دی ہے۔

★ لاہور میں ہزاروں کلرکوں نے اپنے مطالبات کے حق میں پرامن احتجاجی جلوس نکالا۔ کلرکوں نے روزانہ دو گھنٹے قلم چھوڑ ہڑتال کرنے کا اعلان کیا ہے

★ پنجاب لیکچررز ایسوسی ایشن کے مطابق پنجاب بھر کے تقریباً تین سو کالجوں میں اساتذہ نے اپنے مطالبات تسلیم کروانے کے لئے دو گھنٹے کی علامتی ہڑتال کی۔

## مشتری ہشیار باش!

احباب کی اطلاع کیلئے یہ نوٹس دیا جاتا ہے کہ اراضیات زیر خسرہ نمبر ۱۶۷۱/۱۳۳۲ کھیوٹ نمبر ۹۸ واقع موضع چھنی کھچی ربوہ تحصیل چنیوٹ کا قبضہ علیحدگی کا مقدمہ بعنوان نصرت جہاں بنام صاحبزادہ عبد الرشید وغیرہ عدالت جناب ظفر اقبال چوہدری صاحب سول جج چنیوٹ کے پاس زیر سماعت ہے۔ جس میں فاضل عدالت نے مورخہ ۳/۵/۸۹ تک صورت حال بابت ملکیت، اراضیات ۲-۶-۱۰۶ AKM کو تبدیل نہ کرنے کی بابت حکم جاری فرمایا ہے۔ لہذا اگر کوئی شخص/اشخاص صاحبزادہ عبد الرشید، صاحبزادہ جاوید رشید، صاحبزادہ سجاد رشید ساکنان ۶۳۴ ڈاکخانہ جھنگی مانسہرہ روڈ ایبٹ آباد سے سودا۔ بیع اراضیات کریگا تو قانونی طور پر اس کی کوئی حیثیت نہ ہوگی۔

مرزا محمد لطیف بیگ
ایڈووکیٹ تحصیل کورٹس چنیوٹ

معیاری بیکری کا نام
رحمان بیکرز
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: ۳۳۰
تقریبات کیلئے آرڈر پر بھی مال تیار کیا جاتا ہے

بیکری، کنفکشنری، شربت، آئس کریم سوڈا واٹر، چاولوں اور کھانوں کیلئے
ایس کے اے کیمیکلز فیصل آباد کے
● فوڈ کلرز ● اور ایسنس ہمیشہ استعمال کریں
سول ڈسٹری بیوٹرز
S SKA A
داؤد ٹریڈرز
گول صابن والا فیصل آباد
فون: ۲۳۲۵۸

عثمان الیکٹرونکس
۱۔ حجاب بلڈنگ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ۔ لاہور
فون: ۵۳۱۰۵ ، ۲۲۳۲۰۴
ڈیلرز:
ریفریجریٹر، ائیر کنڈیشنر
واشنگ مشین
ڈیپ فریزر
کلر اینڈ بلیک اینڈ وائٹ ٹی وی